درس قرآن مجید

از ثناء اللہ عبدالرحیم

﴿ان الذین کفرواسواء علیھمء انذرتھم ام لم تنذرھم لایؤمنونOختم اللہ علیٰ قلوبھم وعلیٰ سمعھم وعلیٰ ابصارھم غشاوۃ ولھم عذاب عظیمO﴾(سورۃ البقرۃ آیت ٦-٧)

ترجمہ: تحقیق جو لوگ کافر ہو چکے ہیں ان پر برابر ہے کہ توان کو ڈرائے یا نہ ڈرائے وہ ایمان نہ لائیں گے۔ اللہ تعالے نے ان کے دلوں پر اور ان کے کانوں پر مہر لگادی ہے۔ اور ان کی آنکھوں پر پردہ ہے, اور ان کے لیے بڑا عذاب ہے۔

تشریح: اللہ تعالے نے سورہ بقرہ کی ابتدائی پانچ آیتوں میں خالص مومنین اور متقین کا ذکر فرمایا, اور ان کی کامیابی دونوں جہانوں میں یقینی بتادی۔ مذکورہ آیتوں میں مؤمنین کے مدمقابل خالص کافر گروہ کا تذکرہ فرمایا ہے۔ سورہ بقرہ کے پہلے دو رکوع میں اللہ تبارک وتعالیٰ نبی ﷺ کی مدنی دعوتی زندگی کی ایک جھلک پیش کرتا ہے اور ان گروہوں کو سامنے لاتا ہے جو تحریک اسلامی کے مخالف تھے۔ مثلاً یہودیوں کو "منافقین کے شیاطین" کہ کر ان کی تمام صفات کو واضح کر دیا گیا۔﴿واذا خلوا الی شیاطینھم﴾ کے مختصر الفاظ میں ان کے کردار کی اصل تصویر سامنے رکھ دی۔ اسی طرح کافروں کو ان کے اوصاف کے ساتھ مختصر سی دو آیتوں میں واضح کر دیا گیا۔ یہی وہ گروہ ہیں جن کی دشمنی اور عداوت اسلام اور مسلمانوں کے ساتھ شروع ہی سے چلی آرہی ہے۔ بنابریں جیوش اسلامیہ ہمہ وقت انکے ساتھ جنگیں لڑتی آئی ہیں۔

کافر گروہ کے متعلق اللہ تعالے نے فرمایا کہ جو لوگ اللہ تعالے کے علم ازلی میں کافر قرار پاچکے ہیں ان کو انذار سے فائدہ نہیں ہوگا۔ اس کے یہ معنی نہیں کہ انذار بالکل فضول ہے بلکہ منذِر کو تو تبلیغ کا حق ادا کرنے کا ثواب ضرور ملتا رہے گا۔ اسلئے آیت کریمہ میں "علیھم" فرمایا کہ ان کے حق میں انذار وعدم انذار برابر ہے کیونکہ ان کے گناہوں کی کثرت سے ان کے ضمیر مردہ ہو چکے ہیں اور قبول حق کی استعداد جو فطرتاً ہر شخص میں ودیعت کی گئی ہے 'ان سے سلب ہو چکی ہے۔ اب ان میں حق ناحق کی تمیز باقی نہیں رہی۔ گویا ان کے دل حق بات تسلیم کرنے سے بالکل منکر ہیں۔

جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے دوسری جگہ فرمایا﴿ولقد ذرأ نا لجھنم کثیرا من الجن والانس لھم قلوب لایفقھون بھا ولھم اعین لایبصرون بھا ولھم اذان لایسمعون بھا اولٰئك کالانعام بل ھم اضل اولٰئك ھم الغفلونO﴾(سورۃ الاعراف آیت ۱۷۹)۔ اور ہم نے بہت سے جن اور انسان دوزخ کیلئے پیدا کئے ہیں۔ ان کے دل ایسے ہیں جن سے (حق بات) نہیں سمجھتے اور ان کی آنکھیں ایسی ہیں جن سے (حق کی علامت) نہیں دیکھتے اور ان کے کان ایسے ہیں, جن سے (حق بات) نہیں سنتے۔ یہ لوگ چوپایوں کی طرح ہیں بلکہ یہ ان سے زیادہ گمراہ ہیں یہی لوگ غافل ہیں۔

یعنی دل، آنکھ کان یہ چیزیں اللہ نے اسلئے دی ہیں کہ انسان ان سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اپنے پروردگار کو سمجھے اس کی آیات کا مشاہدہ کرے اور حق بات کو غور سے سنے۔ لیکن جو شخص ان مشاعر سے یہ کام نہیں لیتاوہ گویاان نعمتوں سے عدم استفادہ میں چوپایوں کی طرح بلکہ ان سے بھی گمراہ تر ہیں۔

امام قتادہ فرماتے ہیں یہ وہ لوگ ہیں جن پر شیطان غالب آیاوہ اسی کی ماتحتی میں لگ گئے یہاں تک کہ مہر شقاوت ان کے دلوں اور کانوں پر لگ گئی۔ اور آنکھوں پر پردہ پڑ گیا، ہدایت نہ دیکھ سکتے ہیں، نہ سن سکتے ہیں اور نہ سمجھ سکتے ہیں۔

امام قرطبی فرماتے ہیں امت کا اجماع ہے کہ اللہ تعالے نے اپنی ایک صفت مہر کرنا بھی بیان کی ہے جو کفار کے کفر کا بدلہ ہے۔ اللہ پاک فرماتا ہے ﴿بل طبع الله عليها بكفرهم فلايؤ منو ن الا قليلاO﴾ (سوة النساء آيت ۱۵۵) بلکہ ان کے کفر کی وجہ سے اللہ نے ان پر مہر لگادی ہے۔ حدیث میں بھی ہے کہ اللہ تعالے دلوں کو الٹ پلٹ کرتا ہے دعائے نبوی ہے "يا مقلب القلوب ثبت قلوبنا على دينك" یعنی اے دلوں کو پھیرنے والے ہمارے دلوں کو اپنے دین پر قائم رکھ۔

حضرت حذیفہ کی حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "دلوں پر فتنے اس طرح رفتہ رفتہ اثرانداز ہوتے ہیں جیسے چٹائی ایک ایک تنکا جڑ کر بنتی ہے۔ جو دل انہیں قبول کرلیتا ہے اس میں ایک سیاہ نقطہ ہو جاتا ہے۔ اور جس دل میں یہ فتنے اثر نہیں کرتے اس میں ایک سفید نقطہ ہو جاتا ہے جسکی سفیدی بڑھتے بڑھتے صاف شفاف ہو کر سارے دل کو منور کر دیتی ہے۔ پھر اسے کبھی کوئی فتنہ نقصان نہیں دے سکتا اور دوسرے دل کی سیاہی بھی پھیلتی جاتی ہے یہاں تک کہ سارا دل سیاہ ہو جاتا ہے۔ اب وہ الٹے پیالے کی طرح ہو جاتا ہے نہ اچھی بات اسے اچھی لگتی ہے نہ برائی بری معلوم ہوتی ہے" (صحیح مسلم ۱/ ۸۲)۔

معلوم ہوا گناہوں کی زیادتی دلوں پر غلاف ڈال دیتی ہے اور اگر اسے توبہ وانابت سے زائل نہ کیا جائے تو مہر لگ جاتی ہے جسے "ختم" اور "طبع" کہا جاتا ہے۔ اب اس دل میں ایمان کے دخول اور کفر کے خروج کی کوئی راہ باقی نہیں رہتی اسی مہر کا ذکر اس آیت ﴿ختم الله﴾ میں ہے اسطرح جن کفار کے دلوں اور کانوں پر مہر الٰہی لگ چکی ہے ان میں نہ ہدایت داخل ہوگی نہ ان سے کفر نکل جائے گا یعنی جو لوگ حق کو چھپا لینے کے عادی ہیں اور انکی قسمت میں یہی ہے نہ انہیں نبی ﷺ کا ڈرانا سود مند ہوگا نہ ناراضگی سے تبلیغ چھوڑنا۔ یہ کبھی اللہ تعالیٰ کی اس وحی کی تصدیق نہ کریں گے جو آپ ﷺ پر نازل ہوئی جیسے اور جگہ فرمایا

﴿ان الذين حقت عليهم كلمة ربك لايؤمنونO ولو جاء تهم كل اٰية حتى يروا العذاب الاليمO﴾

(یونس/ ۹۶,۹۷)۔ یعنی جن لوگوں پر اللہ تعالیٰ کا فیصلہ ثابت ہو چکا وہ ایمان نہ لائیں گے اگرچہ تمام نشانیاں دیکھ لیں یہاں تک کہ دردناک عذاب دیکھیں۔

اور ایسے ہی سرکش اہل کتاب کی نسبت فرمایا ﴿و لئن اتيت الذين اوتوا الكتاب بكل اٰية ماتبعوا

قبلتك﴾ (سورة البقرة آيت ١٤٥)۔ یعنی آپ ان اہل کتاب کے پاس اگرچہ تمام دلائل لے آئیں تاہم وہ آپ کے قبلے کو نہیں مانیں گے۔ تو اے نبی ﷺ ان پر افسوس نہ کر۔ تیرا کام صرف رسالت کا حق ادا کرنا اور پہنچانا ہے۔ ماننے والے خوش نصیب ہیں وہ مالا مال ہو جائیں گے۔ اور اگر کوئی نہ مانے تو نہ سہی۔ تیرا فرض ادا ہو گیا۔ ہم خود ان سے حساب لیں گے۔ تو صرف ڈرا دینے والا ہے۔ ہر چیز پر اللہ ہی وکیل ہے۔

حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ کو اس بات کی بڑی حرص تھی کہ تمام لوگ ایماندار ہو جائیں اور ہدایت کو قبول کر لیں لیکن پروردگار نے فرمایا کہ یہ سعادت ہر ایک کے حصے کی نہیں یہ نعمت بٹ چکی ہے جس کے حصے میں آئی ہے وہ آپ کی مانے گا۔ اور جو بد قسمت ہیں وہ ہرگز اطاعت کی طرف نہیں جھکیں گے۔

ابو العالیہ کا قول ہے کہ آیت ﴿**ان الذين كفروا سواء عليهم**......﴾ غزوہ احزاب کے ان سرداروں کے بارے میں اتری ہے جن کی نسبت فرمان باری تعالیٰ ہے ﴿**الم تر الى الذين بدلوا نعمت الله كفرا واحلوا قومهم دارالبوار**﴾ (ابراہیم ۲۸)۔

لیکن اس سے مراد وہ تمام کفار ہیں جنہوں نے نبی ﷺ کی ہدایت کو قبول نہیں کیا۔ کیونکہ اصول فقہ کا قاعدہ ہے "**العبرة بعموم اللفظ لا بخصوص السبب**" شرعی دلائل میں نصوص کے عام لفظ کا اعتبار ہے صرف مخصوص سبب پر اعتبار نہیں۔

اللہ سے دعا ہے کہ ہمیں صحیح مومن بنادے اور کافر و منافق گروہوں سے بچائے۔ (آمین)

مذکورہ معلومات درج ذیل کتب سے لی گئی ہیں۔

۱۔ تفسیر قرطبی، ۲۔ تفسیر ابن کثیر ۳۔ فی ظلال القرآن ۴۔ تفسیری حواشی (احسن البیان) مولانا صلاح الدین ۶۔ تفسیر اشرف الحواشی۔

☆☆☆☆☆☆☆